۱۸/۱۱/۳۰ھ
۲۶ ھ

۹۱/۲۱۸-۲۲۰

[illegible]

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسائل ذیل کے بارے میں

① اکثر کالجوں اور سکولوں کے دروازوں اور دیواروں پر یہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ علم حاصل کرو چاہے چین ہی کیوں نہ جانا پڑے کیا یہ روایت صحیح ہے؟

② قادیانی سے جس عورت نے نکاح کیا وہ بغیر طلاق دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں مثلاً فاطمہ نے زید مرزائی سے کے نکاح میں عرصہ دراز تک ہے مگر فاطمہ زید کے گھر سے دو سال سے چلی گئی اب ایک مسلمان فاطمہ سے نکاح کرانا چاہتا ہے کیا زید مرزائی سے فاطمہ کو طلاق لینے کی ضرورت پڑے گی اب اس فاطمہ کا نکاح تو مرزائی سے ہوتا نہیں کیونکہ مرزائی کافر ہیں اور فاطمہ ایک مسلمان خاتون ہے اب جو مرزائی نے صحبت جو فاطمہ سے کی تو یہ زنا ہو گا یا نہیں۔

③ اگر نکاح پڑھانے کی صورت میں اگر مولانا نے جس لڑکے کا پڑھانا تھا اسکا نام بھول گیا یعنی زید کا نکاح پڑھانا تھا غلطی سے عبدالرحمن نام لے لیا تو اب اس زید کا نکاح ہو گا یا عبدالرحمن کا یا نکاح دوبارہ منعقد کرانا پڑے گا۔

المستفتی

نوید عمر ڈیروی

Scanned by CamScanner

دارالافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ اس روایت کو علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ نے موضوعات میں
ذکر کیا ہے، اور علامہ ابن حبان رحمۃ اللہ نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ باطل
ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن امام بیہقی رحمۃ اللہ نے شعب الایمان میں اس روایت
کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس روایت کا متن تو مشہور ہے لیکن اسناد
سب کی سب ضعیف ہیں اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ نے فیض القدیر میں بھی
یہی فیصلہ کیا ہے۔ اس کو علامہ قاوقجی نے فرمایا ہے کہ ابن جوزیؒ نے اس
کو موضوعات میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ ضعیف ہے

هذا حديث لا يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... قال
ابن حبان: وهذا الحديث باطل لا اصل له

(كتاب الموضوعات لابن الجوزي، كتاب العلم، ۱/۱۵۳، دار الكتب العلمية)

هذا المذكور عن انس بن مالك ... قال السخاوي وغيره: وهو
ضعيف من الوجهين ...... ونوزع بقول المزي له طرق ربما
يصل بمجموعها الى الحسن وبقول الذهبي في تلخيص الواهيات: روي من
عدة طرق واهية وبعضها صالح.

(فيض القدير، حرف الهمزة، رقم ۱۱۱۰، ۲/۷۰۱، مصطفى البابي الحلبي)

هذا الحديث متنه مشهور واسناده ضعيف وقد روي من اوجه
كلها ضعيفة.

(شعب الايمان، باب الدعاء الى الاسلام، رقم ۱۶۶۳، ۲/۲۵۳، دار الكتب العلمية)

ذكره ابن الجوزي في الموضوعات وليس كما قال بل هو ضعيف.

(اللؤلؤ المرصوع للقاوقجي، رقم ۵۰، ۱/۵۰، دار البشائر)

(المقاصد الحسنة: حرف الهمزة، رقم ۱۲۵، ص ۸۵، مرکز اہلسنت برکات رضا)

(كشف الخفاء: حرف الهمزة، رقم ۳۹۷، ۱/۱۵۶، المكتبة العصرية)

(تنزيه الشريعة المرفوعة، رقم ۲۸، ۱/۲۵۸، دار الكتب العلمية)

جاری ہے ......

Scanned by CamScanner

۲ — مرزائی، قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ان سے کسی قسم کے تعلقات، معاملات روا رکھنا جائز نہیں ہیں۔
لہذا مرد اگر نکاح سے قبل ہی قادیانی تھا تو یہ نکاح ہی باطل ہے، نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ اور اگر نکاح سے قبل تو قادیانی نہیں تھا لیکن نکاح کے بعد قادیانی ہوگیا تو اسی وقت یہ نکاح فسخ ہوگیا۔ اس کے لیے قضائے قاضی بھی ضروری نہیں، ہاں قانونی کاروائی کرلینا بہتر ہے۔
لہذا مذکورہ عورت عدت کے بعد کسی اور جگہ نکاح کرسکتی ہے دوران عدت نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

(وارتداد أحدهما) أي: الزوجين (فسخ) فلا ينقص عددا (عاجل) بلا قضاء.........(ولا يصلح) (أن ينكح مرتد أو مرتدة أحدا) من الناس مطلقاً. وفي الشامية تحت قوله: (مطلقا) أي: مسلماً أو كافراً أو مرتداً.
(الدر مع الرد: كتاب النكاح، مطلب نكاح الكافر، ۳/۳۶۲، ۳۷۲، رشيدية)

ويثبت لكل واحد منهما فسخه ولو بغير محضر من صاحبه دخل بها أو لا).......(وتجب العدة بعد الوطء) لا الخلوة للطلاق لا للموت (من وقت التفريق) أو متاركة وإن لم تعلم المرأة بالمتاركة في الأصح.
(حاشية ابن عابدين: كتاب النكاح، مطلب في النكاح الفاسد، ۳/۳۶۷-۳۶۹)

منها ما هو باطل بالاتفاق، نحو النكاح، فلا يجوز له أن يتزوج امرأة مسلمة ولا مرتدة ولا ذمية، لا حرة ولا مملوكة، وتحرم ذبيحته وصيده بالكلب والبازي، والرمي.
(الفتاوى العالمگيرية: كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدين، ۲/۲۵۵، رشيدية)

---

۳ — سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرضی ہے۔
بہرحال اگر زید، مجلس نکاح میں موجود ہو اور اس کی طرف گواہوں کی موجودگی میں اشارہ کرتے ہوئے ایجاب وقبول کیا گیا ہو تو نام غلط لئے جانے کی صورت میں بھی نکاح (مشار الیہ) زید کا ہی ہوگا۔
اور اگر زید (جس کا نکاح ہو رہا ہے) مجلس میں موجود نہ ہو اور امام غلطی سے اس کے بجائے عبدالرحمن کا نام لے تو اس میں تفصیل ہے
جاری ہے

Scanned by CamScanner

مثلاً: زید اور عبدالرحمٰن میں کیا رشتہ ہے؟
زید اکیلا ہے یا اس کا کوئی بھائی ہے؟
زید کو گواہ پہچانتے ہیں؟
جو صورت پیش آئے تو اس کی تفصیل لکھ کر دریافت کر لیا جائے۔
فإنها لو كانت مشارا إليها وغلط في اسم أبيها أو اسمها لا يضر؛ لأن تعريف الإشارة الحسية أقوى من التسمية، لما في التسمية من الإشتراك العارض فتلغوا التسمية عندها، كما لو قال اقتديت بزيد هذا فإذا هو عمرو فإنه يصح.
(حاشية ابن عابدين: كتاب النكاح، مطلب في عطف الخاص على العام ۳/۱۰۴، دار المعرفة) فقط
والله تعالى أعلم بالصواب
كتبه:
محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية، بكراتشي
۲۲/۱۱/۳۰ھ

الجواب صحیح
[signature]

الجواب صحیح
[signature]
۲۹/۱۱/۳۰ھ

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی